

شہر میں جمعہ کے دن ظہر باجماعت پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ شہر میں ہسپتال یا ایسی کسی اور جگہ، جہاں نماز کے لیے مسجد ٹائپ جگہ بنی ہوئی ہے، اور پانچ وقت کی نماز بھی ہوتی ہے، اور جمعہ والے دن ارد گرد مسجد بھی ہو، چاہے تھوڑی دور ہی ہو، تو کیا ان جگہوں پر ظہر کی نماز باجماعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب

جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "حرام ہے۔" اور اگر جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ لی جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے، اور اگر شہر میں جمعہ ہو گیا، اور کہیں بھی نہیں مل سکتا، تو اگر بلا وجہ شرعی جمعہ چھوڑا، تو اس کا گناہ سر پر رہے گا، اس سے سچی توبہ لازم ہے، اور اب ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اب تو ظہر پڑھنا فرض ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے، بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھیں گے، اسی طرح مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں، ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت کریں یا بعد میں۔

در مختار میں ہے " (و حرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها)۔۔۔ (في يومها بمصر) لكونه سببا لتفويت الجمعة وهو حرام " ترجمہ: جس کے لیے (ترک جمعہ کا) کوئی عذر نہیں ہے، اسے شہر میں جمعہ کی نماز سے پہلے جمعہ کی بجائے ظہر ادا کرنا حرام ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ظہر پڑھنا جمعہ چھوڑنے کا سبب ہوگا اور جمعہ چھوڑنا حرام ہے۔

ہدایہ میں ہے "ومن صلى الظهر في منزله يوم الجمعة قبل صلاة الإمام ولا عذر له كره له ذلك" ترجمہ: اور جس نے جمعہ کے دن بلا عذر امام کی نماز سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز پڑھ لی، تو اس کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ "كره له ذلك" کے تحت فقہ القدر میں ہے "لا بد من كون المراد حرم عليه ذلك۔۔۔؛ لأنه ترك الفرض القطعي باتفاقهم الذي هو آكد من الظهر فكيف لا يكون مرتكباً محرمًا، غير أن الظهر تقع صحيحة وإن كان مأموراً

بالإعراض عنها" ترجمہ: (مکروہ کہنے سے) یہ مراد لینا ضروری ہے کہ اس پر ایسا کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اس نے اُس فرض قطعی کو چھوڑا ہے، جو بالاتفاق ظہر سے زیادہ مؤکد ہے، تو کیسے یہ حرام کا مرتکب نہیں ہوگا؟ یہ الگ بات ہے کہ اس کی ظہر صحیح ہو جائے گی اگرچہ اسے حکم یہ تھا کہ ظہر نہ پڑھے۔ (فتح القدير على الهداية، جلد 2، صفحہ 60، 61، مطبوعہ: کوئٹہ)

در مختار میں ہے "(کرہ) تحریم (لمعذور ومسافر) (أداء ظهر بجماعة في مصر)۔۔۔ (و كذا أهل مصر فاتتهم الجمعة) فإنهم يصلون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة" ترجمہ: معذور، قیدی اور مسافر، اسی طرح وہ شہری کہ جن کا جمعہ نکل گیا، ان کے لیے شہر میں (جمعہ کے وقت) باجماعت ظہر ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے؛ لہذا وہ اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر ظہر پڑھیں گے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 3، صفحہ 36، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 773، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرماتے ہیں: "مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، ص 774، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-5251

تاریخ اجراء: 22 صفر المظفر 1448ھ / 06 اگست 2026ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net